(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

القطرۃ من بحار مناقب النبی والعترۃ

کا ترجمہ

مؤلف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون 5425372

کل الحقوق محفوظ

نام کتاب .... مناقب اہل بیت (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حسین [illegible]

ہدیہ .... =/200 روپے

الفضل ما شهدت به الاعداء

"فضیلت وہی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔"

اس سے بڑھ کر واضح اور روشن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے آقا کے ارشادات پر عمل کر سکیں۔"

(بحار الانوار: ۶۹/ ۱۳۸ حدیث ۵۱)

اوصاف الشیعہ

(۱۵۹/ ۷) کراجکی کنز الفوائد/ ۵۰ میں امیر المومنینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے اپنے غلام نوف سے فرمایا: اے نوف کیا سو رہے ہو یا بیدار ہو؟

اس نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! میں بیدار ہوں اور آنکھیں آپ کی طرف لگائے ہوئے ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میرے شیعہ کون ہیں، اور ان کے صفات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: میرے شیعہ وہ ہیں جن کے لب خشک اور پیٹ کمر کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ خدا کی معرفت اور خوف پروردگار ان کے چہروں میں نمایاں ہوتا ہے۔ رات کو ایک گوشے میں عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں، دن کے وقت شیر کی طرح چوکس و ہوشیار ہوتے ہیں۔ جب رات کی تاریکی ہر طرف کو گھیر لیتی ہے تو وہ عبادت کے لئے کمر ہمت باندھ لیتے ہیں، کبھی پاؤں پر کھڑے قیام میں رہتے ہیں اور کبھی عظمت پروردگار کے سامنے زمین پر سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ ان کے رخساروں پر آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نالہ و گریہ کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے عذاب سے رہائی عطا فرما۔ دن کے وقت وہ عالم، بردبار، حوصلہ مند، قابل احترام، خوش اخلاق، نیکوکار اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اے نوف! ہمارے شیعہ وہ ہیں زمین جن کا بچھونا اور پانی ان کی لذیذ ترین غذا ہے۔ ہر وقت قرآن کے ساتھ رہتے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں جائیں تو وہ ان کو پہچانتے نہیں ہیں اور

اگر غائب ہوں اور نظر نہ آئیں تو ان کی تلاش میں نہیں جاتے۔

شیعتی من لم یهر هریر الکلب ولا یطمع طمع الغراب ولم یسأل
الناس ولو مات جوعا

"میرے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح آواز نہیں نکالتے، کوے کی طرح حریص
و لالچی نہیں ہوتے اور لوگوں سے مانگتے نہیں ہیں اگرچہ بھوک سے مر جائیں۔"

اگر کسی مومن کو دیکھ لیں تو اس کا احترام کرتے ہیں اور جب کسی فاسق و فاجر شخص کو دیکھیں تو اس سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔

اے نوف! خدا کی قسم! میرے شیعہ ایسے لوگ ہیں جن کے شر سے دوسرے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے دل غمگین ہوتے ہیں اور ان کی دنیاوی خواہشات بہت کم ہوتی ہیں۔ نیک و پاکدامن ہوتے ہیں۔ ان کے جسم اگرچہ مختلف ہیں لیکن دل سب کے ایک ہیں۔

نوف کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین جن لوگوں کے آپ نے اوصاف بیان کیے ہیں ان کو میں کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا: ایسے لوگ سب سے جدا گوشوں میں ملیں گے۔ اے نوف! قیامت کے دن پیغمبر اکرم تشریف لائیں گے اس حال میں کہ آپ نے خدا کے دین کی مضبوط رسی کو پکڑ رکھا ہوگا۔ میں نے ان کے دامن کو پکڑ رکھا ہوگا۔ میرے اہل بیت نے میرا دامن پکڑا ہوگا اور ہمارے شیعوں نے ہمارا دامن پکڑا ہوگا۔ ہم اس وقت کہاں جائیں گے؟ خدا کی قسم، آپ ہم سب کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار دہرایا۔

(بحار الانوار ۶۸/۱۹۱ حدیث ۴۶)

شیعیان علی

(۸/۱۵۹) نیز اسی کتاب میں نوف بکالی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: مجھے ضرورت کے تحت امیر المومنین کے پاس جانا پڑتا۔ آپ کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے لیے میں اپنے ساتھ اس وقت کے سر کردہ افراد جندب بن زہیر، ربیع بن خثیم، اس کا بھانجا اور

بہت شوق رکھتے تھے۔

ہم نے حضرت کے ساتھ اس وقت ملاقات کی جب آپ گھر سے باہر نکل کر مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں ہماری ملاقات چند ایسے افراد سے ہوئی، جو تن پرور، ہنس مکھ، حضرت کے دلدادہ اور فضول و لغو گفتگو میں مشغول تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام ان کی طرف آ رہے ہیں تو فوراً سب کھڑے ہو گئے اور سلام عرض کیا۔ امیر المومنینؑ نے ان کو جواب دیا۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا تمہارا تعلق کس گروہ سے ہے؟

انہوں نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! ہم آپ کے شیعوں میں سے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: خیر ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

یا ھؤلاء مالی لا اری فیکم سمة شیعتنا و حلیة احبتنا اهل البیت؟

"اے لوگو! میں نہیں جانتا کہ میں تم میں اپنے شیعوں کی علامت اور ہم اہل بیت علیہم السلام کے دوستوں کی خصوصیات کیوں نہیں دیکھ رہا"

ان لوگوں نے حضرت کے اس کلام کو سن کر حیا اور شرمندگی سے اپنے سر نیچے کر لئے۔

نوف کہتا ہے جندب اور ربیع نے حضرت کی طرف منہ کیا اور عرض کرنے لگے: یا امیر المومنین آپ کے شیعوں کی علامتیں اور خصوصیات کیا ہیں؟ آپ نے ان دونوں کا جواب دینے سے پرہیز کیا اور فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، نیک بنو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا صاحبان تقویٰ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

ہمام بن عبادہ نے جو ایک عبادت گزار اور مجتہد شخص تھا عرض کیا: آپ کو اس خدا کی قسم جس نے آپ اہل بیت علیہم السلام کو عزت دی اور منتخب کیا، اپنے لطف و کرم کا مستحق قرار دیا اور دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ہمارے لئے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: مجھے قسم نہ دو۔ بہت جلد میں سب کے لئے بیان کروں گا۔ پھر آپ نے

امام کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہوگئے۔ دو رکعت نماز بطور مختصر لیکن مکمل خشوع کے ساتھ بجالانے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ جب کہ حاضرین نے آپ کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا۔ آپ نے ہماری طرف منہ کیا اور خدا کی حمد و ثنا اور پیغمبر اکرمؐ پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا

اما بعد! خدا تبارک و تعالیٰ جس کی مدح و ثناء عظیم اور اسماء مقدس ہیں نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا اور انہیں بندگی کی طرف بلایا اور اپنی اطاعت ان پر واجب کی۔ علاوہ ان کے درمیان ان کی روزی اور زندگی کے وسائل کو تقسیم کیا اور ہر ایک کو اس کی مناسب جگہ پر رکھا اور دنیاوی لحاظ سے ہر ایک کو ایک خاص مقام اور مرتبہ عطا کیا درحالانکہ اس کی ذات مقدس اس وقت ان تمام سے بے نیاز تھی۔ نہ اطاعت کرنے والوں کی اطاعت اسے کوئی فائدہ دیتی ہے اور نہ کسی نافرمان کی نافرمانی اسے کوئی نقصان پہنچاتی ہے۔ راوی کہتا ہے: امام علیہ السلام نے اپنی گفتگو کو جاری رکھا جب یہاں تک کہ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے اپنا دست مبارک ہمام کے شانے پر رکھتے ہوئے فرمایا!

جس نے متقیان اہل بیت علیہم السلام کے اوصاف و خصوصیات اور پیغمبر خدا کے جنہیں خدا نے ہر طرح کی پلیدگی سے محفوظ رکھا کے بارے میں سوال کیا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ شیعہ وہ ہیں جو خدا کی معرفت رکھتے ہوں اور اس کے احکام پر کاربند ہوں۔ یہی لوگ صاحب فضیلت اور نعمت کے مستحق ہیں۔

ان کی بات سچی اور درست ہے۔ اپنے تن پر درمیانہ لباس پہنتے ہیں۔ عاجزی کے ساتھ راستہ چلتے ہیں دوسروں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اطاعت پروردگار میں سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے بندگی کے ساتھ خشوع کرتے ہیں۔ جو خدا نے ان پر حرام کیا ہے اپنی آنکھوں کو اس سے بند رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو علوم دینی اور مذہبی مطالب کو سننے کے لئے وقف کرتے ہیں۔ بدحالی اور پریشانی میں ان کا حال اسی طرح ہوتا ہے جس طرح خوش حالی کے زمانے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی مقدر کی ہوئی چیز پر راضی ہیں۔ اور اگر خدا کی طرف سے ان کی موت کا وقت معین نہ ہوتا تو آنکھ کے جھپکنے سے زیادہ دیر ان کے بدن میں جان

اپنے محبوب کے دیدار کے اجر کا شوق ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

عظم الخالق في انفسهم و صغر ما دونه في اعينهم فهم والجنة كمن رآها فهم على ارائكها متكئون وهم والنار كمن ادخلها فهم فيها معذبون.

"ان کی نظروں میں خالق وحدہٗ لاشریک با عظمت اور بلند مرتبہ ہے۔ ان کی اور جنت کی نسبت ایسے ہے جیسے کوئی جنت کو دیکھ رہا ہو اور اس میں تکیے لگائے ہوئے ہو اور دوزخ کے بارے میں ان کا اعتقاد ایسے ہے جیسے کوئی جہنم میں داخل ہوا ہو اور عذاب میں مبتلا ہو۔ (اور یقین کے اس بلند ترین مرتبے سے مراد حق الیقین ہے)۔"

ان کے دل غمگین رہتے ہیں اور لوگ ان کی بدی سے محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے بدن کمزور اور لاغر ہیں۔ ان کی دنیاوی خواہشات کم اور ہلکی ہیں۔ ان کا نفس عفیف و پاک ہے۔ (یعنی آلودگی اور پستی میں نہیں پڑتے۔ شہوات کے اسیر نہیں بنتے۔ ناچیز سی شے کے لئے طہارت سے دستبردار نہیں ہوتے) خدا کے ساتھ ان کی معرفت بہت زیادہ ہے۔ دنیا کو جس کی بقا تھوڑی مدت کے لئے ہے اور کم عرصہ کے لئے ہے بڑے صبر و استقامت کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے اس دنیا کے بعد بڑے لمبے عرصے کے لئے سکون و آرام ہے۔ اور یہ ایک سودمند اور نفع بخش تجارت ہے جو خدا وند مہربان نے ان کے لئے آسان فرمائی ہے۔

یہ لوگ بڑے ہوشیار اور عقلمند ہیں۔ جب بھی دنیا ان کی طرف رخ کرتی ہے تو خوشی کے ساتھ اس سے نہیں ملتے اور جب دنیا ان کے پیچھے آتی ہے تو اسے کمزور اور ناتواں کر دیتے ہیں اور ہرگز اس کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے۔

جب رات کا وقت ہوتا ہے تو عبادت کے لئے اٹھ جاتے ہیں، قرآن کی آیات کو بڑے غور و فکر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اپنے نفس مردہ کو مثالوں کے ذریعے نصیحت کرتے ہیں اپنی

ہے طرح بیماریوں کا علاج ان دواؤں کے ساتھ کرتے ہیں جو ان کے اندر موجود ہیں۔ اور شفا حاصل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی تو عظمت خدا کے سامنے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیتے ہیں اور اپنے سجدے کے سات اعضاء کو زمین پر رکھ کر خدا کے لئے سجدہ کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے رخساروں پر آنسو جاری ہوتے ہیں۔ خداوند جبار کی مدح و ثنا کرتے ہیں اور آہ و زاری اور گریہ کے ساتھ اس سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں اپنے عذاب سے نجات عطا فرمائے۔ وہ دن کے وقت بردبار، نیک سیرت اور پرہیزگار ہیں۔ خدا کے خوف نے ان کو کمزور کر دیا ہے اور اس تیر کی طرح نازک ہے جیسے تراشا گیا ہو۔ کوئی ان کو دیکھتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ بیمار ہیں حالانکہ وہ ہرگز کسی قسم کی بیماری میں مبتلا نہیں ہیں۔ یا خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانے ہیں جب کہ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ دیوانے نہیں ہیں بلکہ ان کو خدا کی عظمت اور اس کی قدرت مطلق کی فکر نے حیران و پریشان کر دیا ہے۔ خدا کی محبت نے ان کے دلوں کو پریشان حال کر دیا ہے اور ان کی عقل و ہوش کو ختم کر دیا ہے۔ جب بھی ان کو وقت ملتا ہے تو خدا کے لئے پاک و پاکیزہ اعمال کو بجا لانے کی طرف جلدی کرتے ہیں اور کبھی بھی تھوڑے نیک اعمال پر اکتفا نہیں کرتے۔ راضی نہیں ہوتے کبھی بھی اپنے زیادہ اعمال کو زیادہ شمار نہیں کرتے۔ ہر حال میں اپنے آپ کو خدا کے دربار میں کم اعمال بجا لانے والا اور غلطی کرنے والا خیال کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے نفس کو عیب اور خطا کے ساتھ متہم کرتے ہیں۔ جو اعمال اچھا سمجھے ہوئے ہیں ان سے ڈرتے ہیں اور جب بھی کوئی ان کی مدح و تعریف کرے تو جو کچھ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے اس سے خوف کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

انا اعلم بنفسی من غیری وربی اعلم بی اللھم لا تواخذنی بما یقولون، واجعلنی خیرا مما یظنون واغفرلی مالا یعلمون فانک علام الغیوب وستار العیوب

”میں اپنے بارے میں دوسروں سے زیادہ آگاہ ہوں اور میرا خدا مجھ سے زیادہ

[illegible]

کرتے ہیں اس سے زیادہ مجھے قرار دے اور جو گناہ مجھ سے سرزد ہوتے ہیں

اور یہ لوگ نہیں جانتے ان کو بخش دے بے شک تو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا

اور عیبوں کو چھپانے والا ہے"

ان کے علاوہ ان میں سے ہر ایک کی علامت یہ ہیں کہ تو ان کو دینی امور میں بہت زیادہ طاقتور اور آگے آگے پائے گا لوگوں کی دیکھ بھال ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنے میں احتیاط اور دور اندیشی سے کام لیتا ہے۔ اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے۔ علم اور دانش حاصل کرنے میں بڑا حریص اور احکام شرعی کو سیکھنے میں بڑی فہم و فراست اور شعور سے کام لیتا ہے۔ اپنے علم کو بردباری اور تنگیوں کے برداشت کرنے کے ساتھ زینت دیتا ہے۔ اور ہر حال میں نرمی اور پیار سے پیش آتا ہے۔ وہ شدید طور پر میانہ رو ہوتا ہے۔

جب اس کے پاس دولت ہوتی ہے تو میانہ روی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ فقر و تنگدستی میں اپنے آپ کو بے نیاز بنا سنوار کر ظاہر کرتا ہے۔ بلاؤں اور مصیبتوں میں بہت زیادہ صبر کرنے والا اور خدا کی عبادت میں خشوع کرنے والا ہوتا ہے۔

دانش لوگوں کے ساتھ مہربان اور حق کے راستے میں عطا کرنے اور لوگوں کو عطا کرنے میں خود داری نہیں کرتا۔ معاش زندگی کے حاصل کرنے میں نرمی اور اعتدال سے کام لیتا ہے۔ اپنی تمام طاقت اور توانائی کو اس کام میں صرف نہیں کر دیتا۔ حلال مال کے حصول میں کوشش کرتا ہے۔ لالچ اور حرص میں نہیں ہے۔ ناپاکی اور برائیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ ہدایت کے راستے میں سب سے آگے اور خوش ہے۔ اپنی خواہشات نفسانی پر کنٹرول رکھتا ہے۔ نیک کاموں کے انجام دینے میں استقامت سے کام لیتا ہے۔ جس چیز کا اسے علم نہیں ہے وہ اسے مغرور نہیں کرتا۔ اپنے اعمال میں حساب کو ترک نہیں کرتا۔ تکلیف کے انجام دینے میں اپنے آپ کو مقصر اور سست جانتا ہے اور جو نیک کام کئے ہیں ان کے بارے میں ڈرتا ہے۔ دن کا آغاز خدا کی یاد سے کرتا ہے اور اختتام اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے سے کرتا ہے۔

رات اس حالت میں گزارتا ہے کہ خواب غفلت سے خوفزدہ اور دور ہے۔ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ خدا کا فضل اور رحمت جو اس کے شامل حال ہے اس سے خوش حال ہے۔ اگر اس کا نفس اسے تکلیف کرے کہ وہ ناپسند کام انجام دے تو نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔

رَغْبَتُهُ فِيمَا يَبْقَى وَزَهَادَتُهُ فِيمَا يَفْنَى قَدْ قَرَنَ الْعَقْلَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمَ بِالْحِلْمِ دَائِمٌ نَشَاطُهُ بَعِيدٌ كَسَلُهُ قَرِيبٌ أَمَلُهُ قَلِيلٌ زَلَلُهُ

"اس کی رغبت اور میلان اس چیز میں ہے جو باقی رہنے والی ہے اور اس چیز سے بے اعتنائی دکھاتا ہے جو فنا ہونے والی ہے اپنے عقل کو علم کے ساتھ ملا کر رکھتا ہے اور اپنے علم کو بردباری کے ساتھ ملاتا ہے ہمیشہ خوش رہتا ہے سستی سے دور رہتا ہے لمبی لمبی امیدیں نہیں لگاتا۔ اس کی غلطیاں بہت کم ہیں۔"

موت کو کبھی نہیں بھولتا۔ ڈرنے والا دل رکھتا ہے ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتا ہے اپنے نفس کو قناعت پر تیار کر رکھتا ہے۔ جہالت اور نادانی سے دور رہتا ہے۔ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ جو خواہشات لاابالی اس کے دین کو نقصان دیتی ہیں ان کو ختم کر دیتا ہے۔ اپنے غصے پر کنٹرول رکھتا ہے۔ اخلاق رذائل سے پاک و صاف ہوتا ہے اس میں کسی قسم کی ریاکاری نہیں ہوتی ہمسایہ اس سے تنگ نہیں ہوتا۔ کاموں میں سختی نہیں کرتا۔ ان کو بڑے آرام سے انجام دیتا ہے۔ اس کے وجود میں تکبر نہیں ہے صبر اور برداشت اس کے چہرے سے نمایاں ہے۔ بہت زیادہ خدا کا ذکر کرتا ہے۔ کسی بھی اچھے کام کو ریاکاری سے انجام نہیں دیتا۔ لوگ اس کی بھلائی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے شر و بدی سے امان میں ہیں۔ اگر غافل لوگوں کے درمیان ہو تو غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ ذاکرین اور خدا کی یاد کرنے والوں کی صف میں شمار ہوتا ہے۔ اگر ان لوگوں کے درمیان ہے جو خدا کی یاد کرتے ہیں تو غفلت سے کام نہیں لیتا۔ وہ غافل لوگوں کی لسٹ میں نہیں ہے۔ جو اس پر ظلم کرتا ہے اس سے چشم پوشی کرتا ہے جو کوئی اسے عطا و بخشش سے محروم کرے اسے عطا کرتا ہے اور محروم نہیں کرتا۔ جو اس سے لاتعلقی اختیار کرے اس کے ساتھ تعلق اور رشتہ پیدا کرتا ہے۔

ہے۔ مشکلات میں جڑے رہتا ہے اور ان کا سامنا کرتا اور سکون و آرام کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ مصائب اور آلام میں صابر اور آسائش و آرام کی حالت میں شکر گزار ہے۔ اپنے دشمن پر ظلم نہیں کرتا' اپنے دوستوں کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔ جو اس کے اندر نہیں ہوتا اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اپنے خلاف گواہی سے پہلے ہی جو اس کے اوپر حق ہوتا ہے اس کا اعتراف کر لیتا ہے۔ جو چیز اس کے سپرد کی گئی ہو اس کی حفاظت کرتا اور اسے محفوظ رکھتا ہے اور ضائع نہیں کرتا۔ دوسروں کو غلط اور برے ناموں کے ساتھ نہیں پکارتا۔ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کے حق سے تجاوز نہیں کرتا۔ حسد اس پر غالب نہیں آتا۔ ہمسائے کو نقصان نہیں پہنچاتا اور مصیبت زدہ کو برا بھلا نہیں کہتا۔

مؤد للامانات، عامل بالطاعات، سريع الى الخيرات، بطيء عن المنكرات، يامر بالمعروف ويفعله وينهى عن المنكر ويجتنبه

''امانتوں کو اہل امانت تک پہنچانے والا ہے' فرمان خداوندی پر عمل کرنے والا ہے' نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والا ہے' برے کاموں کے خلاف سے بے رغبت ہے۔ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور خود بھی انجام دیتا ہے' برائیوں سے روکتا ہے اور خود بھی اجتناب کرتا ہے' کاموں میں جہالت اور نادانی کے ساتھ داخل نہیں ہوتا۔ عجز اور ناتوانی کی وجہ سے حق کے مدار سے باہر نہیں نکلتا۔ اگر خاموشی اختیار کرے تو چپ رہنا اسے تھکاتا نہیں ہے۔ اگر بات کرے تو کلام کرنا اسے عاجز نہیں کرتا' ہنستے وقت اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا' بلکہ اس کا ہنسنا تبسم کی صورت میں ہوتا ہے۔ جو کچھ خدا نے اس کے مقدر کیا ہے اس پر قانع ہے اور اسے کافی سمجھتا ہے' غیظ و غضب اسے جہل و بے پروائی کی طرف مجبور نہیں کرتا۔ خواہشات نفسانی کبھی اس پر غالب نہیں ہوتیں۔ لوگوں کے ساتھ بصیرت اور آگاہی کے ساتھ میل جول رکھتا ہے' ان سے خوش حالی و صلح کے ساتھ جدا ہوتا ہے''

بات اس لئے کرتا ہے تاکہ بہرہ مند ہو اور فائدہ اٹھائے، کسی سے سوال اس لئے کرتا ہے تاکہ کسی مطلب کو سمجھ سکے۔ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے اور لوگ اس سے آرام اور سکون میں رہتے ہیں لوگوں کو آرام و راحت عطا کرتا ہے اپنی جان کو آخرت کی خاطر رنج و تکلیف میں ڈالے ہوئے ہے۔ اگر اس پر ظلم ہو تو صبر کرتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ اس کی مدد و نصرت کرے۔"

وہ اہل خیر گزشتگان کی اقتداء کرتا ہے اور خود آئندہ آنے والے اچھے اور نیک لوگوں کے لئے اچھائی کا ایک نمونہ ہے۔

یہ لوگ خدا کے کلام سے دستور اور اسی کے فرامین اور زمین اور اس کے بندوں کے درمیان میں چمکتے ہوئے چراغ ہیں۔ یہ لوگ ہمارے شیعہ اور دوست ہیں۔ ہم میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں۔ آہ میں کس قدر ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

اس وقت ہمام بن عبادہ نے دل سے آہ کھینچی اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب اسے ہلایا گیا تو پتہ چلا کہ اس دنیا سے جا چکا ہے۔ (خدا اس پر رحمت کرے) ربیع نے جب کہ آنسو بہا رہا تھا عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے وعظ و نصیحت نے میرے بھتیجے کے دل پر کتنی جلدی اثر کیا ہے اور اسے ختم کر دیا ہے۔ اس کی روح پروردگار کی طرف لے گیا ہے میری خواہش ہے کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: جی ہاں نصیحتیں اسی طرح اہل نصیحت میں اثر کرتی ہیں، جو حق کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں خدا کی قسم میں اس کے متعلق اسی آنے والی حالت کے بارے میں ڈرتا تھا۔ وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! پس آپ کی اس گفتگو نے خود آپ میں جو اس کے کہنے والے ہیں اور اس سے آگاہ بھی ہیں اثر کیوں نہیں کیا؟ حضرت نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہر ایک کے لئے موت کا وقت معین ہے؟ کوئی اس سے تجاوز نہیں کر سکتا اور اس کا کوئی نہ کوئی سبب اور علت ہے جس سے وہ منہ نہیں موڑ سکتا۔ خاموش ہو جا اور دوبارہ ایسی بات نہ کرنا، یہ بات شیطان نے تیری زبان پر

[illegible]

میں حاضر ہوئے۔ جبکہ ہم بھی حضرت کی خدمت میں تھے جس شخص نے نوف سے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے: میں ربیع بن خثیم کے پاس گیا اور جو کچھ میں نے نوف سے سنا تھا بتایا۔ ربیع نے بہت زیادہ گریہ کیا، کہ قریب تھا کہ اس کی جان نکل جاتی۔ اور اس نے کہا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ جو کچھ نقل کیا ہے اور امیر المومنینؑ کی پند و نصیحت سے پر گفتگو میرے لئے بہت مناسب تھی ہے۔ گویا اب بھی وہ گفتگو میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ جب بھی میں ہمام بن عبادہ کے اس دن کو یاد کرتا ہوں تو میری حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر میں راحت و سکون میں ہوں تو اس دن کی یاد میرے آرام کو تاریک اور غمگین کر دیتی ہے۔ اگر تنگی اور مصیبت میں ہوں تو میرے لئے آسانی پیدا کرتی ہے۔

(کنز الفوائد ۱/۸۹، [illegible] سلیم بن قیس)

(۹/۱۰۰) شیخ طوسیؒ سلیمان دیلمی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے:

میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اس آیت مبارکہ کا معنی کیا ہے جس میں خدا فرماتا ہے:

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا (سورہ قصص آیت ۴۶)

آپ نے فرمایا: ایک تحریر ہے جو کائنات کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے لکھی گئی ہے جو درخت آس کے پتے پر ہے جسے قدرت حق کے قلم نے تحریر کیا ہے اور عرش پر لکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: میرے آقا! اس تحریر میں کیا لکھا ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس میں تحریر ہے۔

يا شيعة آل محمد أعطيتكم قبل أن تسألوني وغفرت لكم قبل أن تعصوني، وعفوت عنكم قبل أن تذنبوا من جاءني بالولاية أسكنته جنتي برحمتي.